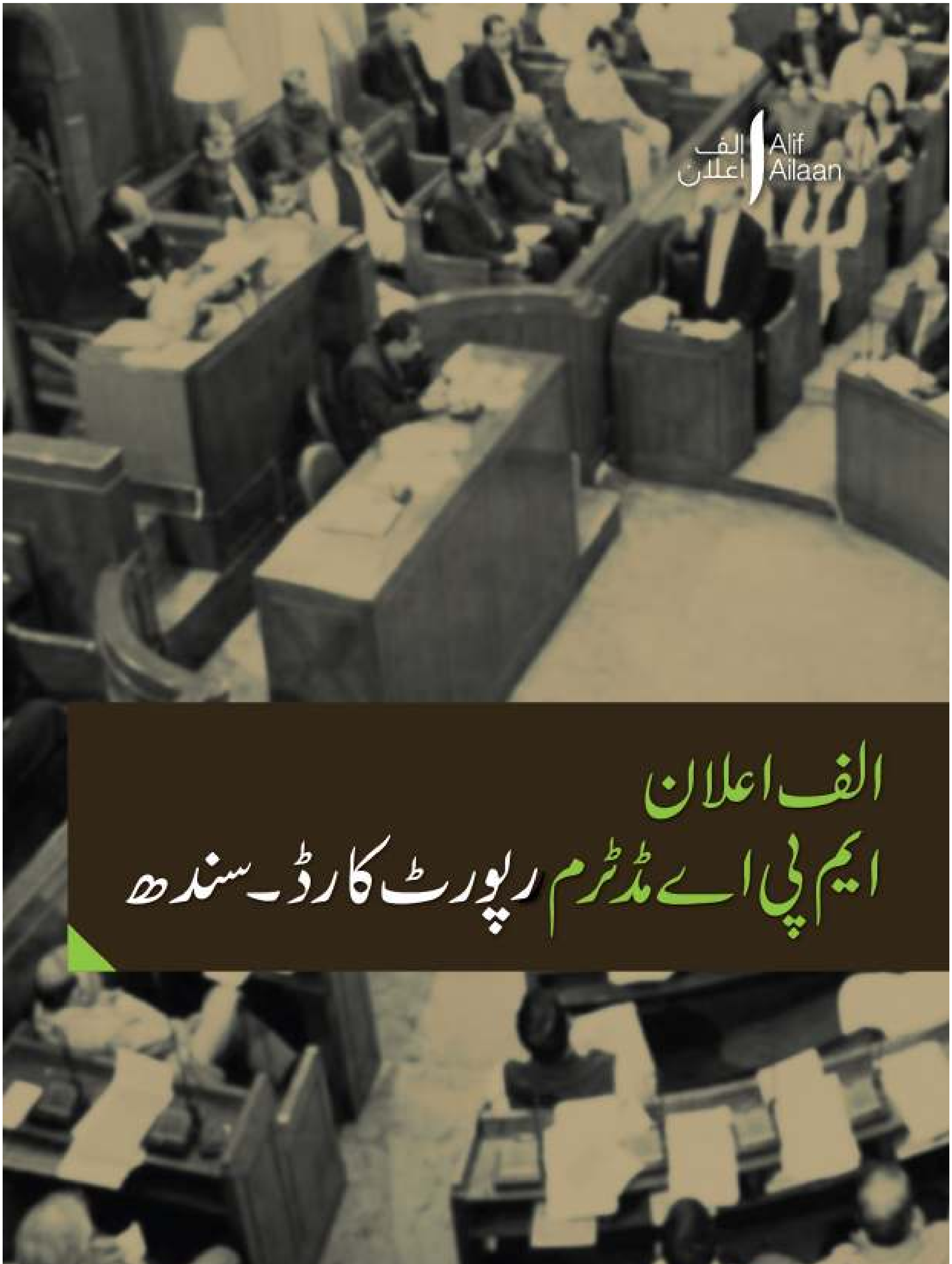

الف اعلان | Alif Ailaan

الف اعلان
ایم پی اے مڈٹرم رپورٹ کارڈ۔ سندھ

الف اعلان ایم پی اے مڈ ٹرم رپورٹ کارڈ۔ سندھ

11 مئی 2011 سے 11 نومبر 2015 تک

11 نومبر، 2015 کو پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیاں اور قومی اسمبلی نے اپنا آدھا سفر طے کر لیا ہے۔ الف اعلان نے 2013 کے الیکشن سے لے کر اب تک تعلیم کے چار شعبوں کو معیار بناتے ہوئے تمام ممبر قومی اسمبلی اور ممبر صوبائی اسمبلی کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پر تمام اسمبلیوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا ہے۔ یہ گریڈز کسی انتخابی حلقے میں تعلیم کی مکمل صورتحال پیش نہیں کرتے بلکہ یہ صرف 2013 کے الیکشن کے بعد ہر حلقے میں ہونے والی قابل ذکر تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں

یہ دستاویز سندھ کے ممبر صوبائی اسمبلی کے رپورٹ کارڈز پر مشتمل ہیں۔

ممبران صوبائی اسمبلی کی درجہ بندی کس پیمانے پر کی گئی؟

مندرجہ ذیل چار پیمانوں پر ممبران صوبائی اسمبلی کی درجہ بندی کی گئی

1: اسکولوں میں دستیاب سہولیات کے ذریعے (سب سے بہتر گریڈز ان حلقوں کو ملے جن حلقوں کے اسکولوں میں 2013 کے الیکشن کے بعد بنیادی سہولیات جیسے چار دیواری، بجلی، پینے کے پانی اور لیٹرین کی دستیابی میں بہتری دیکھنی میں آئی)۔

2: صنفی مساوات کے لحاظ سے (اسکول میں داخل لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے تناسب یا لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کے تناسب کو صنفی مساوات کا نام دیا گیا۔ سب سے بہتر گریڈز اس حلقے کو دیے گئے جس نے 2013 کے الیکشن سے اب تک صنفی مساوات میں بہتری دکھائی ہے)۔

3: طالبعلموں کے لحاظ سے اساتذہ کا تناسب (سب سے بہتر گریڈز ان حلقوں کو دیے گئے جن میں 2013 کے الیکشن کے بعد سے طالبعلموں کے مقابلے میں اساتذہ کا تناسب بہتر ہوا ہے)۔

4: جماعت دوم اور چہارم کے درمیان تکمیل کی شرح (ایسے حلقے جن میں 2013 کے بعد جماعت دوم سے چہارم کے درمیان تکمیل کی شرح میں اضافہ ہوا ہے بہتر گریڈز حاصل کرنے میں کامیاب رہے)۔

اعداد و شمار کی حد بندیاں

تعلیم کے دستیاب سرکاری اعداد و شمار کو استعمال کرتے ہوئے یہ گریڈز مقرر کیے گئے ہیں۔ گریڈز دینے کا یہ عمل غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ ان گریڈز کے لیے تعلیم کے ان چار شعبوں کو منتخب کیا گیا جن میں حکومت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اچھے نتائج حاصل کر سکتی ہے۔ ان میں اسکولوں کی عمارت، لڑکے اور لڑکیوں، دونوں کے لیے تعلیم کے برابر مواقع، طالب علموں کو پڑھانے کے لیے اساتذہ کی دستیابی اور تعلیمی نظام کی طالب علموں کو پرائمری تک تعلیم مکمل کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔ یہ گریڈز کسی انتخابی حلقے میں تعلیم کی مکمل صورتحال پیش نہیں کرتے بلکہ یہ صرف 2013 کے الیکشن کے بعد ہر حلقے میں ہونے والی قابل ذکر تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ آخر میں، حلقے کی سطح پر تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار صرف 2014 تک ہی میسر ہیں اس لیے یہ گریڈز رواں سال میں تعلیمی صورتحال میں رونما ہونے والی تبدیلی کو ظاہر نہیں کرتے۔

ایک ممبر صوبائی اسمبلی کے گریڈز کو کس طرح دیکھنا چاہیے؟

ہر ممبر صوبائی اسمبلی نے اسکولوں میں دستیاب سہولیات، صنفی مساوات، طالبعلموں کے لحاظ سے اساتذہ کی شرح اور تکمیل کی شرح کے لحاظ سے گریڈز حاصل کیے ہیں۔ یہ گریڈز کسی ایک حلقے میں 2013 کے الیکشن کے بعد تمام سرکاری اسکولوں میں ہونے والی تبدیلی کی مقدار کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ گریڈز عام تقسیم کی بنیاد پر مقرر کیئے گئے ہیں۔ سب سے بڑا گریڈ A228 جبکہ سب سے کم گریڈ E ہے۔

کم گریڈ کا یہ مطلب نہیں کہ اس سیاسی حلقے کی تعلیمی صورتحال خراب رہی ہے نہ ہی بہتر گریڈ کا یہ مطلب ہے کہ وہ حلقہ دوسرے حلقوں سے بہتر ہو چکا ہے۔ یہ درجہ بندی سیاسی حلقے میں پچھلے ڈھائی سالوں آنے والی بہتری کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ کم گریڈ کا یہ مطلب ضرور ہو سکتا ہے کہ تعلیمی صورتحال میں بہتری کے لیے مزید کوششیں کی جا سکتی تھیں اور بہتر گریڈ کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے ڈھائی سالوں میں اس حلقے میں تعلیم کی بہتری کے لیے سنجیدہ کوششیں کی گئی ہیں۔

ممبر صوبائی اسمبلی مڈ ٹرم رپورٹ کارڈ۔ سندھ کے اہم نکات

رپورٹ کارڈ کے مطابق سندھ اسمبلی کے کل 130 ممبران میں سے صرف پانچ ممبران کے حلقوں میں 2013 کے الیکشن کے بعد سے قابل ذکر بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ وزیرِاعلیٰ سندھ کے انتخابی حلقے پی ایس۔29 (خیرپور۔1) نے B گریڈ حاصل کیا ہے۔ تعلیم کے چار شعبوں کو معیار بناتے ہوئے جو طریقہ ہم نے اپنایا ہے اس سے صوبے کے باقی تمام ممبران صوبائی اسمبلی نے B یا C گریڈ حاصل کیا ہے۔

سندھ اسمبلی مجموعی طور پر C گریڈ ہی حاصل کر پائی ہے۔

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے اعتبار سے بہتری دکھانے والے زیادہ تر حلقوں کا تعلق کراچی (پی ایس۔98، پی ایس۔108، پی ایس۔126) سے ہے۔ 16 ممبران صوبائی اسمبلی نے A گریڈ حاصل کیا جن میں سے 12 کا تعلق کراچی سے ہے۔ خراب ترین کارکردگی دکھانے والے حلقوں میں عزیز احمد جتوئی کا حلقہ پی ایس۔41 (لاڑکانہ۔ قمبر شہداد کوٹ) شامل ہے جس نے بنیادی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے E گریڈ حاصل کیا ہے۔ مجموعی طور پر، دیہی انتخابی حلقوں نے خراب کارکردگی دکھائی ہے (ان میں عمرکوٹ، ٹھٹھہ، میرپور خاص اور گھوٹکی کے حلقے شامل ہیں)۔ 2013 کے الیکشن کے بعد سے اسکولوں میں سہولیات کے حوالے سے زیادہ بہتری نہیں آئی یہی وجہ ہے کہ 55 فیصد انتخابی حلقوں نے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کیا ہے۔ اس حوالے سے سندھ حکومت کو اعداد و شمار کی دستیابی بہتر بنانے کی بھی ضرورت ہے تا کہ تعلیم کی درست صورتحال پیش کی جا سکے۔ اگر سندھ کے ممبران صوبائی اسمبلی اپنے صوبے میں تعلیم کی صورتحال میں بہتری چاہتے ہیں تو 40,000 اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی سے وہ اس کام کا آغاز کر سکتے ہیں۔

تکمیل کی شرح

تکمیل کی شرح کے حوالے سے سندھ کے 8 حلقوں نے A گریڈ حاصل کیا ہے۔ ان حلقوں میں پی ایس۔16 جیکب آباد۔ کم۔ کشمور، بھی شامل ہے جو کہ میر

ہزار خان بجرانی کا انتخابی حلقہ ہے۔ A+ گریڈ حاصل کرنے والے دیگر حلقوں میں تین کا تعلق جیکب آباد (پی ایس۔13، پی ایس۔14 اور پی ایس۔15) سے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کشمور کے دونوں حلقے (پی ایس۔17 اور پی ایس۔18) اور قمبر شہداد کوٹ (پی ایس۔40 اور پی ایس۔42) شامل ہیں۔ جب اس کے برعکس سانگھڑ (ایک E اور ایک D گریڈ)، عمر کوٹ (تین D گریڈز)، نواب شاہ (دو D گریڈز) اور ٹنڈو اللہ یار (دو D گریڈز) کے اضلاع تکمیل کی شرح میں سب سے خراب کارکردگی دکھانے والے اضلاع ہیں۔

سندھ کے شمالی حصے کے حلقے تکمیل کی شرح کے لحاظ سے بہتر کارکردگی دکھا رہے ہیں جبکہ وسطی سندھ اس لحاظ سے سب سے خراب کارکردگی دکھانے والا علاقہ ہے۔ مجموعی طور پر طالب علموں کی تکمیل کی شرح پورے سندھ کا مسئلہ ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 66 فیصد انتخابی حلقے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کر سکے ہیں۔

صنفی مساوات

صنفی مساوات میں سب سے بہتر کارکردگی حیدر آباد اور کراچی کے اضلاع میں دیکھنے میں آئی اور صنفی مساوات میں A+ گریڈ حاصل کرنے والے تمام حلقوں کا تعلق ان دو شہروں سے ہے۔ 9 میں سے 8 A گریڈ حاصل کرنے والے حلقوں کا تعلق بھی کراچی سے ہے۔ صنفی مساوات میں سب سے خراب کارکردگی ٹھٹھہ (تین D اور دو C گریڈز) اور تھرپارکر (چار D گریڈز) نے دکھائی ہے۔ مجموعی طور پر 58 فیصد حلقوں نے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صنفی مساوات میں بہتری کے لیے سندھ میں بہت زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

اساتذہ اور طالب علموں کا تناسب

قمبر شہداد کوٹ، تھرپارکر اور دادو کے اضلاع نے اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں بہتری دکھائی ہے۔ اس شعبے میں کراچی (پی ایس۔95) کے صرف ایک حلقے نے A گریڈ لیا ہے۔ صوبے میں اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب کے حوالے سے D گریڈ لینے والے 17 میں سے 16 کا تعلق کراچی سے ہے۔ اس کے علاوہ صوبے میں ملنے والے دو E گریڈز لینے والے حلقوں کا تعلق بھی کراچی سے ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کراچی جیسے بڑے شہر میں طالب علموں کے مطابق اساتذہ کا تقرر نہیں ہو رہا۔ وزیرِاعلیٰ قائم علی شاہ کے ضلع خیرپور کے تمام حلقوں نے B گریڈ لیا ہے۔ مجموعی طور پر اس شعبے میں سندھ کے تمام حلقوں میں سے 52 فیصد نے C یا اس سے کم گریڈ حاصل کیا ہے۔

بہتری کے خواہاں ممبران صوبائی اسمبلی کے لیے تجاویز

خیبر پختونخواہ کے ہر ممبر صوبائی اسمبلی کی کارکردگی اوسط سے بھی کم رہی ہے حتیٰ کہ A گریڈ حاصل کرنے والے ممبران صوبائی اسمبلی بھی اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں نہیں پڑھانا چاہیں گے۔ اس رپورٹ کارڈ میں گریڈز دینے کے لیے سرکاری اسکولوں کی صورتحال کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔

اس رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف اسکولوں کی مجموعی صورتحال میں بہتری کی سخت ضرورت ہے بلکہ صوبے میں تعلیم کی بہتری کے لیے ممبران صوبائی اسمبلی کو بھی تعلیم کو وقت دینا ہوگا۔

اس کے علاوہ ممبران صوبائی اسمبلی بہتر رپورٹنگ، شفافیت اور اعداد و شمار کو جمع کرنے کے حوالے سے حکومتی کردار میں اضافہ کر سکتے ہیں کیونکہ اعداد و شمار جمع

کرنا ایک بہت مشکل مشق ہے جس کی ذمہ داری حکومت کو خود لینی چاہیے۔ حکومت کو تعلیمی معیار اور سیکھنے کے معیار کے نتائج کے اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ دوسرے تعلیمی اعداد و شمار کے جمع کرنے کے عمل کو تیز کرنے کے لیے اپنا کردار کرنا چاہیے۔

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بہتر بنا کر تمام ممبران صوبائی اسمبلی اپنا گریڈ بہتر کر سکتے ہیں۔ سندھ حکومت کا ایجوکیشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے اعداد و شمار تک رسائی دینے کا عمل ایک اچھا اقدام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اعداد و شمار کو جمع کرنے اور ان کے تجزیہ کرنے کے علاوہ اسکولوں کے بجٹ کے نظام کو بھی بہتر کیے جانے کی ضرورت ہے۔

اساتذہ کے سیاسی بنیادوں پر تبادلے اور تقرریوں کی بجائے ضرورت کے مطابق اساتذہ کی تعیناتی سے اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں بہتری آسکتی ہے اور اس حوالے سے بھی ایم پی ایز اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے بہتری لا سکتے ہیں۔ 2015 کے بجٹ میں سندھ حکومت نے اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی اور موجودہ سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے 10 ارب روپے مختص کیے ہیں۔ ممبران صوبائی اسمبلی کو چاہیے کہ وہ ان فنڈز کے بہتر استعمال میں اپنا کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ صوبائی اسمبلی کے کردار کو بھی یقینی بنائیں۔

ممبران صوبائی اسمبلی لڑکیوں کے اسکول داخل ہونے کی حوصلہ افزائی کرکے اور اسکولوں میں جسمانی سزاؤں کو روکنے میں مدد کرکے صنفی مساوات اور تکمیل کی شرح میں اضافہ کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔
ممبرانِ صوبائی اسمبلی کا حتمی رپورٹ کارڈ 2018 میں شائع کیا جائے گا جب عام انتخابات ہو رہے ہوں گے۔ الف اعلان مہم امید کرتی ہے کہ اس وقت ووٹرز تمام منتخب نمائندوں کا احتساب کریں گے۔

الف اعلان Alif Ailaan

alifailaan.pk I @alifailaan I facebook.com/alifailaan